ایک جدید علمی کتاب کا تعارف

طبیعیات کی داستان | مرتبہ پروفیسر مولوی محمد نصیر احمد صاحب عثمانی (علیگ) ایم۔اے، بی ایس سی سابق معلم طبیعیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔ قیمت غیر مجلد پاکستان ۸ روپیہ ۱۲ آنے۔ ہندوستان ۱۲ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ پاکستان، انجمن ترقی اردو کل پاکستان ہسپتال روڈ کراچی۔ ہندوستان، ہارٹس امپوریم، سر فیروز شاہ مہتا روڈ بمبئی ۱

یہ کتاب انجمن ترقی اردو پاکستان کی طرف سے طبع ہو کر حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ کاغذ، کتابت اور لکھائی چھپائی اچھی اور واضح ہے۔

رسم الخط میں انگریزی املا کی تقلید میں کاما، ڈیش اور دوسرے اوقاف عبارت سے کام لیا ہے اور جملوں کو متفرق کیا گیا ہے یہ ایک مناسب اور ضروری اصلاح ہے۔

آغاز کتاب میں ایک بسیط اور بصیرت افروز دیباچہ ہے۔ جس میں ان انگریزی کتابوں کی فہرست درج ہے جن سے اس کتاب کی تدوین میں مدد لی گئی ہے پھر ایک فہرست مضامین بھی دی گئی ہے

خود اس داستان کی داستان مختصر یہ ہے کہ دیباچہ کے مطابق مسودہ ۱۹۴۵ء میں تیار ہوا۔ انجمن ترقی اردو کے سپرد کیا گیا۔ دہلی پہنچا۔ لیکن خود دہلی اپنی جگہ سے ہل گئی۔ ملک کی تقسیم ہوئی۔ انجمن بھی تقسیم ہوگئی۔ مسودہ کراچی کی شاخ کو پہنچا انھوں نے چھ برس بعد ۱۹۵۱ء کے اخیر میں اسے شائع کیا جبکہ مؤلف بھی پنشن پر سبکدوش ہو گئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کتاب کے اخیر میں "اشاریہ" نظر نہیں آتا جو ایسی کتابوں کا ضروری جز ہونا چاہیے۔ اور شاید اس کی کو پورا کرنے کے لئے فہرست مضامین کو مفصل کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے اخیر میں ایک فرہنگ اصطلاحات بھی شامل ہے جس میں ضروری انگریزی اصطلاحات

کے اردو مرادفات درج ہیں۔ یہ بیشتر وہی ہیں جو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں وضع ہو کر انجمن ترقی اردو کی مطبوعات اور دیگر سائنسی کتابوں میں رائج ہوئے۔ اور اب اردو ادب کے لئے چنداں نامانوس نہیں ہیں۔ علاوہ اس کے جہاں یہ اصطلاحیں کتاب کے متن میں آئی ہیں۔ وہاں فٹ نوٹ میں ان کو انگریزی املا میں بھی درج کر دیا ہے اور یہ بہت اچھا کیا ہے۔

اخیر کتاب میں فرہنگِ اصطلاحات سے قبل ایک تاریخی جدول بھی شامل ہے جس میں وہ تاریخیں درج ہیں جن کا تعلق طبیعیاتی انکشافات سے ہے۔

اس حقیقت کے مدنظر کہ انگریزی جیسی مقبول اور وسیع زبان میں بھی سائنس کی تاریخ کی کتابیں تاحال کم ہیں اردو میں اس موضوع کی ایک پُر از معلومات اولین کتاب کی ایسی شاندار تیاری ایک جرأت آزما کام تھا جس کے لئے بابائے اردو (ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب) کے حسن انتخاب کی داد دینی پڑتی ہے کہ موصوف نے یہ اہم فریضہ ایک ایسے ماہر فن تجربہ کار استاذ طبیعیات کے سپرد کیا جو اپنی تقریباً ساری عمر سائنس کی دنیا میں اور بالخصوص علم طبیعیات کے درس و تدریس میں گزار چکے ہیں اور تقریباً ۲۰ سال تک حیدرآباد میں سائنس کے پہلے اردو ماہنامہ کے معتمد و مدیر بھی رہ چکے ہیں اور جنہیں سائنس کے موضوعات سے زبان اردو کو متعارف اور مالامال کرنے کا خاص ملکہ حاصل ہے۔

کتاب میں توضیح مطالب کے لئے کوئی ۸۰ تصویریں اور شکلیں بھی دی گئی ہیں مگر سب دستی خاکے ہیں جو زیادہ دیدہ زیب نہیں معلوم ہوتے۔ بعض تصویریں چھپنے میں بھدی بھی ہوگئی ہیں۔ مگر ان کے متورّ عمّازی کر رہے ہیں کہ "تقسیم کا عمل" اس کا ذمہ دار ہے۔

طبیعیات کا ارتقا مختلف دوروں سے گزر کر ہوا ہے؛ جن کے مدوجزر کی دلچسپ داستان اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ ابتدائی دور بابلی، مصری، اور ہندی تمدن سے شروع ہو کر انیسویں صدی کے آخر تک پہنچتا ہے جب مقناطیس اور برق کا انتہائی پراعجاز طلسمی دور کہنا بے جا نہ ہوگا۔

چونکہ طبیعیات کا مطالعہ عام طور پر سات عنوانوں میکانیات یا حیل، حرارت، صوت، نور، مقناطیسیت برق اور عام خواص مادہ کے تحت کیا جاتا ہے لہذا مؤلف نے بھی داستان کے مختلف

دور قائم کرکے ہر دور کے حالات ان ہی عنوانات کے تحت بیان کئے ہیں جس سے ان کی تدریجی ترقی کا مرقع آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

فاضل مولف نے یہ داستان شروع سے آخر تک نہایت دلچسپ پیرایۂ بیان اور عام فہم سادہ زبان میں پیش کی ہے۔ مگر ایک عامی جب موصل، مخراج، امالہ مجوزہ جیسے نامانوس مصطلحات سائنس سے دوچار ہوتا ہے تو اسے ابتداءً ایک "دھچکا" (اس کتاب کی اصطلاح میں) یا "دھکا" محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ داستان سائنس، کوئی الف لیلہ، فسانۂ آزاد، یا مثنوی بدر منیر نہیں ہے بلکہ ایک ٹھوس علمی اور فنی موضوع ہے جس پر عبور حاصل کرنے کے لئے بہر صورت ثقیل فنی الفاظ سے بچنا محال ہے جس طرح ایک ناخواندہ موٹر ڈرائیور، ہب، ہڈ، لیڈ، میٹر، ڈائنمو، ریفریجریٹر، بیٹری وغیرہ جیسے جیٹر اتوڑ الفاظ کو مشق و مزاولت سے بتدریج اپنا لیتا ہے اور بالآخر انھیں خوب سمجھنے اور بے تکلف بولنے لگتا ہے اسی طرح طلباء سائنس اور علمی ذوق رکھنے والے اصحاب ان مصطلحات کے کڑوے گھونٹ کو حلق سے اتار کر کثرتِ استعمال سے مانوس، گوارا اور لذیذ بن سکتے ہیں۔ دراصل ہماری زبان کو علوم سائنس سے مالا مال کرنے کے لئے فن اصطلاحات کے اس سخت اور کرخت مرحلے سے گزرنا ناگزیر ہے۔ اس نوبت پر ہم مولف کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انھوں نے تقریباً ساڑھے پانسو صفحات کی اس طویل داستان کو اصطلاحات کی بھرمار سے بوجھل نہیں بنا دیا ہے۔

بہر حال یہ حیثیت مجموعی طبعیات کی یہ داستان اردو زبان میں ایک قابل قدر اضافہ ہے اور فاضل مولف کی یہ کوشش و کاوش ہر طرح مستحق تحسین اور قابل مبارکباد ہے۔

اس سلسلے میں ایک ضروری توجہ طلب امر کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا۔ اول تو اردو میں اب تک سائنس کی کتابیں زیادہ نہیں لکھی گئی ہیں۔ موجودہ کتب میں سے اکثر و بیشتر درسی رسالوں کی حیثیت رکھتی ہیں جو عام ناظرین کے لئے چنداں دلچسپ نہیں۔

چند سال قبل بنگال کے ایک فاضل پروفیسر ڈاکٹر محمد قدرت خدا نے "سائنس کی انوکھی کہانی" کے نام سے ایک نہایت اچھی کتاب شائع کی تھی جس میں فلکیات، ارضیات، نباتات، حیوانیات

فعلیات، طبیعیات اور کیمیا پر مشتمل چند اہم اور بنیادی معلومات درج تھیں۔ اس کتاب پر رسالہ سائنس حیدرآباد دکن میں ایک مختصر تبصرہ بھی پیش کیا گیا تھا۔ اس تبصرے میں اس پر زور دیا گیا تھا کہ اردو اصطلاحات سائنس کے وضع و ترویج کے لئے ایک ہم آہنگ طریقہ کار نہایت ضروری ہے جس کی مدد سے ان میں باقاعدگی، یک رنگی اور یکسانیت پیدا ہو سکے، دراصل یہ عظیم الشان کام کسی مرد واحد کے بس کا روگ نہیں ہے۔ بلکہ اس پر ایک ایسے مرکزی ادارے کی ہدایت اور نگرانی ضروری ہے جو ملک میں شائع ہونے والی تمام سائنسی کتابوں سے متعلق فنی اصطلاحوں وغیرہ کے معاملے میں مختلف اہل قلم حضرات کی حسب ضرورت امداد اور رہنمائی کرتا رہے۔ انجمن ترقی اردو (ہند) نے سات آٹھ سال پہلے اصطلاحات سائنس کے جو ایک دو مختصر مجموعے شائع کئے تھے ان کی حیثیت ایسی ہے جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ مختلف شعبہ جات سائنس کی اصطلاحات کا میدان ایک ہمہ گیر، وسیع النظر لائحہ عمل کا طالب ہے۔

بایں ہمہ ایک مرکزی بنیادی کام جس کی فوری تکمیل ممکن ہے یہ ہے کہ اب تک جتنی چھوٹی بڑی درسی کتابیں یا عام کتابیں موضوعات سائنس کے متعلق اردو میں متفرق طور پر جہاں کہیں بھی شائع ہو چکی ہیں ان کی ایک مکمل اور مبسوط فہرست تیار کی جائے اور ان میں استعمال شدہ مصطلحات کا ایک مکمل مجموعہ تا حال شائع کیا جائے۔ اگر یہ اہم کام انجام پا جائے تو اس سے آئندہ کام کرنے والوں کو بڑی سہولت حاصل ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ سابقہ اور آئندہ تالیفات سائنس کے درمیان مشارکت اور یک رنگی پیدا ہو سکے گی۔

دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے سالہا سال کی محنت اور صرف کثیر سے طبی اصطلاحات کا جو لغت تیار کیا تھا اس میں علوم طبیعہ کے علاوہ حیاتیات، کیمیا، طبیعیات وغیرہ کے ضروری الفاظ بھی ایک حد تک شامل تھے۔ مگر بدقسمتی سے اس کی طباعت و اشاعت صرف (K) سے آگے نہ بڑھ سکی۔ اگر اردو کے بہی خواہ اب بھی کسی طرح اسے مکمل شائع کرا دیں تو ایسا مجموعہ بہت کارآمد ہوگا۔ اور آئندہ منزلوں میں ایک شمع ہدایت کا کام دے گا۔

انجمن ترقی اردو (ہند) جس کا صدر دفتر اب علی گڈھ میں ہے اس کے ارباب اختیار سے یہ توقع بے جا نہیں کہ اس کی طرف سے یہ اقدام عمل میں آتے۔ مگر اندیشہ ہے کہ "خاک ہو جائیں گے ہم ان کو خبر ہونے تک"۔ مجبوراً "تمنائے بے تاب" کی امید و آرزو کی نگاہیں بے اختیار "داستان طبیعیات" کے فاضل مؤلف مولوی نفیر احمد صاحب عثمانی جیسے سچے کار استاذ سائنس کی طرف اٹھتی ہیں اگر موصوف اپنی توجہ خاص ایک مبسوط مجموعۂ اصطلاحات سائنس کی تیاری کی طرف منتقل اور مبذول فرمائیں تو ان کی ذات سے اس اہم کام کے باحسن وجوہ تکمیل پانے کی امید کی جا سکتی ہے بالخصوص جبکہ وہ درس و تدریس کے فرائض سے سبکدوش بھی ہو چکے ہیں۔ موصوف کی یہ علمی خدمت تاریخ ارتقائے اردو میں آیندہ ایک زندہ اور پایندہ یادگار رہے گی۔ (ع)

حیات شیخ الاسلام

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس اللہ سرہ کے حسبۃ حسبۃ حالات تو لکھے گئے ہیں مگر اب تک کوئی جامع سوانح حیات مرتب نہیں ہوئی۔ انوریہ لائبریری دیوبند نے بنام خدا اس عظیم کام کے لئے قدم اٹھایا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے تلامذہ اور متوسلین سے گذارش ہے کہ حضرتؒ کی سوانح حیات سے متعلق اگر کوئی مواد موجود ہو تو براہ کرم ذیل کے پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔ اگر اصل تحریر کے روانہ کرنے میں کوئی تامل ہو تو اس کی نقل مع حوالہ کے عنایت فرمائیں۔

معتمد انوریہ لائبریری انجمن امداد الاسلام دیوبند یوپی